# مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے نقش قدم پر

غیر مبایعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے انتہا درجہ کا بغض و عناد رکھنے کی وجہ سے اس راستہ پر قدم مار رہے ہیں جس پر ایک وقت ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چلا چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کی عبدالحکیم مرتد سے مماثلت کا ایک بہت بڑا ثبوت ذیل میں پیش کیا جاتا ہے مولوی محمد علی صاحب اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت اور ہر موقعہ پر یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی توجہ قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے علوم کو پھیلانے کی طرف سے بالکل ہٹ گئی ہے۔ اور قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق ان سے چھین لی گئی ہے اور یہی وہ اعتراض ہے جو عبدالحکیم مرتد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کیا۔ چنانچہ اس نے حضور کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"افسوس کہ آپ اور آپ کی جماعت تو قرآن کریم کی طرف سے ایسے ہی لاپرواہ ہو گئے۔ جیسا کہ عام مسلمان ہیں۔ اگر آپ کو اصلاح عالم مدنظر ہے اور کچھ بھی خلق خدا سے ہمدردی ہے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اب آپ اپنی زندگی کا اصول ذاتی مشیخت اور شکم پروری کی بجائے یہی قائم کر لیں۔ کہ جماعت میں قرآن مجید پڑھنے۔ اور پڑھانے اور سمجھنے و سمجھانے اور اس کے مطابق اپنی اصلاح ایمانی و عملی کرنے کا چرچا اور مذاق ہو جائے۔ . . . . اس کے بغیر آپ کی جماعت میں کبھی وحدت ایمانی و عملی قائم نہیں ہو سکتی۔ . . . . . الغرض آپ کو اگر مسلمانوں سے یا دیگر مخلوق سے کچھ بھی ہمدردی ہے۔ تو قرآن کریم کی ایک مختصر تفسیر پیش کریں۔ اس کی مشکلات کو حل کر جائیں۔ اور اس کے اختلافات پر فیصلہ لکھ جائیں"۔

نیز لکھا:۔ "خدا کے واسطے اور اپنے عظمت و جلال کے واسطے اور بے چاری خلق خدا کے واسطے اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک قرآن کی طرف جھک جائیں۔ شروع میں آپ قرآن ہی قرآن پیش کیا کرتے تھے۔ اور امید تھی۔ کہ اب قرآن سب کے لئے دلکش اور دلربا بن جائے گا۔ مگر آپ تو اپنی مشیخت یا مسیحیت پھیلانے میں ایسے محو ہوئے۔ کہ وحی میں بھی ذاتی حمد و جلال ہونے لگا۔ خدا بھی بھول گیا۔ اور قرآن بھی"۔

(الذکر الحکیم نمبر ۴۔ صفحہ ۳۳-۳۴)

عبدالحکیم مرتد کے ان الفاظ کو ایک طرف رکھیں اور مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے ان بیانات میں سے جو ان کے نئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اور جن کو جمع کرنے سے ایک بہت بڑا طومار بن سکتا ہے حسب ذیل الفاظ دوسری طرف رکھیں۔ جو انہوں نے اپنے ایک تازہ خطبہ جمعہ میں کہے ہیں اور جو "پیغام صلح" ۱۸۔ اپریل میں شائع ہوئے ہیں۔ کہ

"قادیان کی جماعت حضرت مسیح موعود کے اصل مقصد سے ہٹ گئی ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کا نام تک ان کی زبان پر آنا مشکل ہو گیا ہے صرف یہی نہیں۔ کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کے مقصد سے ہٹ گئے ہیں۔ بلکہ یہ آپ کے مسلک سے بھی بہت دُور چلے گئے ہیں"۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ عبدالحکیم مرتد نے جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے متعلق کہا۔ بعینہٖ وہی آج مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی جماعت کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ تشابہت قلوب کا صریح ثبوت نہیں۔ اور کیا ساتھ ہی یہ امر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہونے کا ثبوت نہیں۔ عبدالحکیم مرتد نے جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا۔ کہ اس کی توجہ قرآن کریم کی اشاعت کی طرف سے ہٹ گئی ہے۔ ویسا ہی الزام مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ثانیہ کے عہد میں جماعت احمدیہ پر لگایا۔ اور پھر جس طرح عبدالحکیم مرتد نے لکھا تھا۔ کہ "آپ تو اپنی مشیخت یا مسیحیت پھیلانے میں ایسے محو ہوئے کہ وحی میں بھی ذاتی حمد و جلال ہونے لگا۔ خدا بھی بھول گیا۔ اور قرآن بھی"۔ (صفحہ ۳۴)

اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے اپنے تازہ خطبہ میں کہا "اب دیکھ لیجئے۔ میاں صاحب صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ میرے ماننے والے منکرین خلافت پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ نہ اللہ رہا۔ نہ رسول رہا۔ نہ مسیح موعود رہا۔ صرف خلیفہ ہی خلیفہ رہ گیا"۔

پھر جس طرح غیر مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کہتے رہتے ہیں۔ کہ علوم قرآنی کا دعویٰ تو بہت ہے۔ مگر تفسیر ابھی تک نہیں لکھی۔ اسی طرح عبدالحکیم نے حضرت مسیح موعود کو لکھا۔ کہ "مفسر اور عالم القرآن ہونے کا دعویٰ بار بار شائع ہوا۔ مگر کوئی تفسیر آج تک شائع نہ ہوئی۔ کیا تفسیر القرآن آپ کے نزدیک غیر ضروری اور بے فائدہ شے تھی جس کی طرف آپ نے توجہ نہ کی"۔ (الذکر الحکیم ۴۔ صفحہ ۳۰)

غرض عبدالحکیم مرتد جن خیالات کو لے کر اُٹھا۔ آج وہی خیالات غیر مبایعین اور ان کے حضرت امیر پیش کر رہے ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ منکرین خلافت کے لئے ناکامی و نامرادی کے سوا اور کچھ نہیں۔ گذشتہ پچیس سالہ تاریخ بتا رہی ہے۔ کہ انہوں نے ہر ممکن تدبیر جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمیشہ ناکام رکھا اور ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور انشاء اللہ آئندہ بھی ایسا

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ شہادت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۰ بجے شب بذریعہ کار مع خدام لاہور سے تشریف لے آئے۔ حضور کی طبیعت سردرد، نزلہ اور حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب شام کو لاہور سے واپس تشریف لائے۔

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب کو شاہدرہ اور چک نمبر ۵۰۵ ضلع لائل پور بھیجا گیا۔

## ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

### مسجد مبارک ساری کی ساری بابرکت ہے!

قادیان ۲۳ شہادت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ ماہ شہادت مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مسجد مبارک میں کرتے ہوئے فرمایا۔

مجھ سے خواہش کی گئی ہے۔ کہ مسجد کے اس حصہ میں کھڑے ہو کر اعلان کروں جو ابتداء میں مسجد تھی اور میں نے اس خواہش کو منظور کر لیا ہے۔ لیکن اس رنگ میں یہ آخری موقعہ ہے آئندہ کسی کی ایسی خواہش کو میں منظور نہیں کروں گا باقی مسجد بھی اسی کا حصہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ بھی کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اس قسم کی باریکیاں آہستہ آہستہ بدعات پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ آج تو میں نے یہ بات مان لی ہے۔ مگر آئندہ نہیں مانوں گا۔ کسی وقت کوئی ذوقی بات ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ اس قسم کی خواہشات پیش کرنا صحیح نہیں۔ اس مسجد کے ساتھ اور بھی جو حصے ملتے جائیں گے وہ بھی ویسے ہی بابرکت ہوں گے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام وسع مکانک پورا نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ آپ کے گھر میں طاعون نہیں آئے گی۔ تو کیا اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کے گھر میں اگر وسعت ہو۔ تو اس میں آ سکتی ہے۔ یا کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد کا وہی حصہ بابرکت ہے جو ابتداء میں بنا۔ یہ صحیح نہیں۔ اس مسجد میں جہاں بھی نماز پڑھی جائے وہ بابرکت ہے۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ اب بہت وسیع ہو گئی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا پہلا حصہ ہی اصل مسجد اقصےٰ ہے۔ باقی نہیں۔ پس یہ ساری مسجد ہی خدا تعالےٰ کے فضل سے بابرکت ہے۔ اور جتنی یہ بڑھتی جائے گی۔ اس کی برکات اور دعائیں بھی ساتھ ہی ساتھ بڑھتی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا چونکہ میرا گلا خراب ہے۔ اس لئے میں کچھ زیادہ بیان نہیں کر سکتا اور صرف اعلان نکاح پر اکتفا کرتا ہوں۔

## مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ضروری اعلان

### ۵ ماہ ہجرت کو تمام جماعتوں میں تحریک جدید کے متعلق جلسے کئے جائیں

اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے خدام الاحمدیہ نے ایک نہائت ہی بابرکت قدم اٹھایا ہے یعنی اعلان کیا ہے کہ تمام جماعتوں میں ۵ ہجرت مطابق ۵ مئی ۱۹۴۰ء کو تحریک جدید کے متعلق جلسے کئے جائیں۔ تا جماعت میں اتقاء اور قربانی کی روح پیدا ہو۔ جماعت کا بچہ بچہ اللہ تعالےٰ کے دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور جب بھی انہیں ان کا امام آواز دے۔ وہ ابراہیمی پرندوں کی طرح چاروں طرف سے لبیک لبیک کی آواز بلند کرتے ہوئے اپنے امام کے حضور جمع ہو جائیں۔

خدام الاحمدیہ کا یہ جذبہ اور ان کا جماعت میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنا نہائت ہی مبارک اور قابل تعریف ہے مگر یہ مقصد ان پاک کلمات کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے پیارے بندوں کی زبان مبارک سے نکلیں۔ کیونکہ جس شخص کے سپرد اللہ تعالےٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اس کے کلام میں بھی ایسی طاقت بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے۔ وہ اثر کسی دوسرے کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔ پس احباب کو حضور کے ارشادات خطبات سے نکال کر پیش کرنے چاہئیں۔ اس کے لئے ۵ مئی کی تاریخ جو خدام الاحمدیہ نے مقرر کی ہے نہائت موزون اور حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

”میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کردے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں“

نیز اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

”ہر ماہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں تحریک جدید کے متعلق پڑھا جائے۔ اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ کے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے“

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں مرکزی خدام الاحمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۵ مئی ۱۹۴۰ء کو تحریک جدید کے متعلق پورے طور پر روشنی ڈال دی جائے۔ اور اس میں حضور کے خطبات جمعہ میں سے نوٹ نکال کر سنانے چاہئیں جماعتوں کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئیے۔ کہ یہ صرف ان کے لئے ہے جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ اعلان ہر جماعت کے لئے ہے۔ یعنی اس تاریخ پر تمام جماعت ہائے احمدیہ کو جلسے کرنے چاہئیں اور مختلف احباب کو مختلف مضامین تقسیم کر دیئے جائیں۔ تا وہ تیاری کر لیں۔ خدام الاحمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت ہے۔ اس میں ہر وہ

## اعلانات نکاح

(۱) ۹ ماہ شہادت کو اللہ دتہ ولد اللہ بخش چک نمبر ۱۶۲ ضلع لائل پور کا نکاح دو سو روپیہ مہر پر سکینہ بی بی بنت منشی عبد الرحمٰن ساکنہ غوطہ فتح گڑھ سے اور ۱۲ ماہ شہادت کو یعقوب عالم ساکنہ میانوالی تحصیل ناروال کا نکاح خدیجہ بیگم بنت مستری روشن دین ساکنہ ناروال سے اور نذیر احمد ولد اسمٰعیل ساکنہ میانوالی کا نکاح شریفہ بی بی دختر مستری روشن دین سے مہر ایک ایک گھماؤں زمین پر پڑھا گیا۔ عاجز محمد عبد اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ ناروال (۲) ۹ ماہ شہادت کو نور محمد ولد میاں غلام مصطفےٰ صاحب ساکن احمدی پور کا نکاح فاطمہ بی بی بنت میاں عنائت کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر پر بابو محمد سعید صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار۔ غلام حسین از جہلم

# کتاب "شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

## مصلح موعود کے لئے الہامِ الٰہی میں مسیح موعود کا حقیقی بیٹا ہونا شرط ہے

۱۶

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی کتاب "شانِ مصلح موعود" کے متعلق جو سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ اس میں کچھ توقف پڑ گیا ہے۔ آخری چند اقساط جو باقی رہ گئی تھیں۔ ان کی اشاعت کا سلسلہ اب شروع کیا جاتا ہے

مصری صاحب ہم سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ:۔

"جب چار لڑکے ہونے کی خبر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام میں تھی۔ تو جناب خلیفہ صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب اور میاں شریف احمد صاحب کی پیدائش کی پیشگوئیاں بھی اسی اشتہار میں مذکور تھیں۔ پھر کیوں مقابلہ میں سب کی پیشگوئی کی تاریخ بتلاتے ہوئے ان کے متعلق یہ نہ بتایا۔ کہ ان کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی ہے۔ بلکہ دوسری تاریخیں لکھیں۔ لیکن میاں مبارک احمد کے متعلق صاف فرمایا۔ کہ اس کی پیدائش کی پیشگوئی ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی تھی"۔

### چاروں بیٹوں پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا اطلاق

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تریاق القلوب" میں ہی ہر چہار صاحبزادگان پر واضح طور پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی پیشگوئی چسپاں فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضور تریاق القلوب صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

"ایک اور الہام ہے۔ جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے یہ معنے تھے۔ کہ تین لڑکے ہوں گے۔ پھر ایک اور ہوگا۔ جو تین کو چار کرے گا"۔

اب دیکھئے۔ اس جگہ چاروں صاحبزادگان کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہونے والے الہام کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔

رہی یہ بات کہ تریاق القلوب میں میاں مبارک احمد کے علاوہ باقی تین صاحبزادگان کو علیحدہ علیحدہ پیشگوئیوں کا مصداق کیوں قرار دیا ہے۔ سو اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ ان صاحبزادگان کے لئے اس پیشگوئی کے علاوہ اور اور پیشگوئیاں بھی موجود تھیں۔ اور ایک معنی سے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی تو سب کے لئے مشترک تھی۔ اس لئے حضور نے ان تین صاحبزادگان کے لئے وہ علیحدہ علیحدہ پیشگوئیاں بھی ذکر فرما دیں۔ جو ان کے متعلق حضور کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھیں۔ لیکن اس جگہ جہاں علیحدہ علیحدہ پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں۔ سبز اشتہار کی محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی مصداق قرار دیا گیا ہے جس کے متعلق میں ثابت کر چکا ہوں۔ کہ وہ صرف اور صرف مصلح موعود کے متعلق تھی۔

ماسوا اس کے ایک عجیب بات ملاحظہ ہو۔ کہ حقیقۃ الوحی میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صاحبزادگان کے متعلق پیشگوئیاں شائع فرمائی ہیں وہاں ہرگز علیحدہ طور پر میاں مبارک احمد کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا۔ بلکہ چاروں صاحبزادگان کے لئے الگ الگ پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ اور پھر نشان نمبر ۱۴۱ میں ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے چاروں صاحبزادگان پر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی چسپاں فرمائی ہے۔ اور اس سے پہلے سینتیسواں نشان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق بیان فرمانے کے بعد لکھا ہے:۔

"اڑتیسواں نشان یہ ہے۔ کہ لڑکی کے بعد مجھے ایک اور پسر کی بشارت دی گئی۔ چنانچہ وہ بشارت، قدیم دستور کے موافق شائع کی گئی۔ اور پھر لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام مبارک احمد رکھا گیا"۔

دیکھئے اس جگہ مبارک احمد کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا علیحدہ طور پر مصداق قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ جو سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی پیدائش کے بعد آپ کو دی گئی تھی۔

نیز دیکھئے اس جگہ بھی صفحہ ۲۱۷ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر چونتیسویں نشان کے ماتحت کرتے ہوئے صرف آپ کو ہی سبز اشتہار کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ پس اس جگہ صرف آپ کو ہی سبز اشتہار کا مصداق قرار دینا اس امر کے لئے فیصلہ کن دلیل ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کی زندگی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق صرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھتے تھے۔ کیونکہ سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی ہی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔

### ایک خاص وجہ

میاں مبارک احمد صاحب مرحوم کو ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے بعض فقرات کا مصداق قرار دینے کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطابق بشارت مندرجہ انجام آتھم صفحہ ۱۸۲ یہ لکھ چکے تھے۔ کہ بشرنی ربی برابع رحمۃً و قال انّہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ کہ خدا نے مجھے اپنی رحمت سے چوتھے لڑکے کی بشارت دی ہے۔ اور خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ تین کو چار کرے گا۔ لیکن اس پیشگوئی میں اس چوتھے لڑکے کا نام مبارک نہیں بتایا گیا تھا۔ اور گو ۱۸۸۳ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام "تین کو چار کرنے والا مبارک" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۶) ہو چکا تھا۔ مگر یہ الہام شائع شدہ نہ تھا۔ تا اسے منکرین نشانات کے سامنے الہامی نام مبارک دکھانے کے لئے بطور وجہ ثبوت و حجت ملزمہ پیش کیا جا سکے۔ اسی طرح ۱۸۸۶ء سے پہلے ایک خواب میں حضور کو بتا دیا تھا۔ کہ اس چوتھے لڑکے کا عقیقہ پیر (دوشنبہ) کے دن ہوگا (تذکرہ صفحہ ۱۳۵ و صفحہ ۱۳۶) مگر یہ خواب بھی شائع شدہ نہ تھا۔ ادھر اسی پسر چہارم کے متعلق انجام آتھم والے الہام میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ اب آپ کے ہاں یہ چوتھا لڑکا بھی ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ خدا آپ کے تین لڑکوں کو چار کر دے گا۔ تو آپ نے دیکھا۔ کہ اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے بعض فقرات میں ایک پہلو کے لحاظ سے یہ تینوں باتیں موجود ہیں۔ پس آپ کو یقین ہو گیا کہ بالضرور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے ان ذوالوجوہ فقرات کا مصداق ایک پہلو کے لحاظ سے مبارک احمد بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے حضور نے ان الہامات کو مبارک احمد پر چسپاں کر دیا۔ اور اس بات پر قرینہ کہ حضور نے ان فقرات کو میاں مبارک احمد پر ذوالوجوہ سمجھتے ہوئے چسپاں کیا ہے یہ ہے۔ کہ میاں مبارک احمد کا نام مبارک حضور نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے اس فقرہ سے پیش کیا ہے جسے بشیر اول مرحوم کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں الہامی تفہیم سے بیان فرما چکے تھے۔ جیسا کہ گزشتہ مضمون میں اصل حوالہ کی عبارات کو پیش کر کے ثابت کیا جا چکا ہے۔

اس امر کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریاق القلوب میں مبارک نام رکھنے کی وجہ سے اس کے متعلق ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا حوالہ دیا ہے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تریاق القلوب صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

۔ اشتہار مذکور (اشتہار ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء) میں خدا تعالےٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر ۷ سو جب اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ تب اس نام رکھنے کے بعد یک دفعہ وہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی۔" اگر مبارک احمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محولہ بالا نزول المسیح والی پیشگوئی پہلے شائع کر چکے ہوتے۔ نیز پیر کے دن مبارک کا عقیقہ دیکھنے والا خواب شائع شدہ ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء کے ذوالوجوہ فقرات میں سے ایک فقرہ سے جو بشیر اول سے متعلق تھا۔ میاں مبارک احمد کا نام پیش کرتے اور دوسرے دو فقروں (وہ تین کو چار کرے گا۔ اور دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ) سے چوتھے لڑکے اور اس کے پیر کے دن عقیقہ ہونے کے متعلق پیشگوئی دکھلانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

پس جس طرح بشیر اول سے متعلقہ فقرہ آپ نے میاں مبارک احمد کے لئے اس کے ذوالوجوہ ہونے کے لحاظ سے استعمال کیا ہے۔ ویسے ہی مصلح موعود سے متعلقہ دو نقرے بھی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ذوالوجوہ ہونے کے لحاظ سے میاں مبارک احمد پر چسپاں کئے ہیں۔ نہ کہ اُسے مصلح موعود قرار دینے کے لئے۔ اگر اسے مصلح موعود قرار دینا ہوتا تو پھر اس کا نام الہام میں مبارک ثابت کرنے کے لئے حضور کو بشیر اول سے متعلقہ فقرہ لینے کی کیا ضرورت تھی۔ خود اس الہامی عبارت میں جو مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ مصلح موعود کے لئے مبارک کا لفظ موجود تھا۔ چنانچہ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ سے اگلے فقرہ میں ہی لکھا ہے۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر میاں مبارک احمد کو مصلح موعود کا مصداق قرار دینا ہوتا۔ تو پھر کیوں آپ اس اگلے فقرہ کی بناء پر اس کا نام مبارک رکھنے کا اعلان نہ فرماتے۔ معلوم ہوتا ہے محض اسی احتیاط کے پیش نظر کہ لوگ کہیں یہ دھوکا نہ کھا جائیں۔ کہ آپ میاں مبارک احمد کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ حضور نے مبارک احمد کا نام اس الہام کی بناء پر ذکر فرمایا جو بشیر اول سے متعلق تھا۔ اور اس الہام کی بناء پر ذکر فرمایا۔ جو بشیر اول سے متعلق تھا۔ اور اس الہام کی بناء پر نام مبارک نہ رکھا۔ جو مصلح موعود سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طرز عمل ایک غور کرنے والے انسان کے لئے اس بات پر کافی شاہد ہے۔ کہ حضور نے میاں مبارک احمد کو ہرگز مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق نہیں قرار دیا۔

## مصلح موعود کے لیے حضرت مسیح موعود کا صلبی بیٹا ہونا ضروری ہے

اب اگر باوجود اس بات کے واضح ہوجانے کے کہ حضرت مسیح موعود نے میاں مبارک احمد کو ہرگز مصلح موعود قرار نہیں دیا۔ مصری صاحب اسی امر پر مصر ہیں۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا میاں مبارک احمد پر چسپاں کرنا اسی بات کی دلیل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں مصلح موعود والی پیشگوئی کا قطعی اور یقینی مصداق سمجھتے تھے۔ تو پھر میں مصری صاحب کو ایک اور طرح سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ اگر ہم بالفرض بطور تنزل تسلیم بھی کرلیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں مبارک احمد کو مصلح موعود قرار دے دیا تو پھر بھی مصری صاحب کا وہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ جس کے لئے انہوں نے اپنی کتاب شان مصلح موعود کے ڈھائی تین سو صفحات سیاہ کئے ہیں۔ کیونکہ یہ تمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اس بات کی قطعی شہادت موجود ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اور صلبی اولاد میں سے کسی لڑکے کو ہونا چاہیئے۔ اس قطعی فیصلہ الٰہی کی موجودگی میں میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میاں مبارک احمد کی وفات نے ثابت کردیا۔ کہ وہ مصلح موعود نہ تھے۔ کیونکہ مصلح موعود کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ عمر پانے والا ہو۔ لہذا اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے ہی کسی کو مصلح موعود تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور چونکہ مصلح موعود کے لئے اس کے ایک الہامی نام کے لحاظ سے ضروری تھا۔ کہ وہ فضل عمر ہو۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسی طرح دوسرا خلیفہ ہو جس طرح حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ اس لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ ثانی بناکر اپنی فعلی شہادت سے ثابت کردیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی موجودہ اولاد میں سے صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہیں۔

وہ روشن دلیل جو اس امر کو ثابت کرتی ہے۔ کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود کی موجودہ اولاد سے صلبی بیٹا ہونا چاہیئے۔ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصلح موعود کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ . . . . . . سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصری صاحب کو یہ مسلم ہے۔ کہ یہ الہام مصلح موعود کے متعلق ہی ہے لہذا اب وہ دیکھیں کہ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تضرعات کو سن کر آپ کو ایک عظیم الشان لڑکے کی پیدائش کی خبر دی ہے۔ اور صاف صاف بتادیا ہے۔ کہ وہ لڑکا آپ کے تخم سے اور آپ کی ذریت و نسل ہوگا۔ پس الہام "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" اس امر کے ثبوت کے لئے نص قطعی ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے ضروری تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی اور صلبی بیٹا ہو۔ اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صلبی اور حقیقی بیٹوں سے کیا بلحاظ بشیر ثانی ہونے کے جو مصلح موعود کی خاص علامت اور اس کا امتیازی نام ہے۔ اور کیا بلحاظ فضل عمر ہونے صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہوسکتے ہیں۔ پس قطع نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان اولوالعزمانہ کارناموں کے جو مصلح موعود کا پروگرام ہیں۔ اور جنہیں آپ نہایت سرگرمی اور والہیت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت آپ کا بشیر ثانی اور فضل عمر کی دو بین اور واضح علامات کا مصداق ثابت ہوجانا اس بات کی قطعی دلیل ہے۔ کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہیں۔

## مصری صاحب کی دلیل

مصری صاحب کو چونکہ ہماری یہ دلیل بھی کھٹکتی تھی۔ اس لئے حق پر پردہ ڈالنے کے لئے۔ انہوں نے اس الہام کو بھی اپنے منطق سے پھیرنے کی کوشش کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ:۔

"الہام میں تین لفظ ہیں۔ ایک تخم۔ دوسرا ذریت اور تیسرا نسل۔ اور یہ تینوں لفظ ہی ایسے ہیں۔ جو اپنے مفہوم کے لحاظ سے بہت وسیع ہیں۔ یہاں تک کہ اگر سینکڑوں برس بعد حضرت اقدس کی نسل میں سے بھی کوئی لڑکا ہو۔ تو اس پر بھی ان کا اطلاق ہوسکتا ہے۔"
(شان مصلح موعود صفحہ ۲۷)

اس جگہ عجیب بات یہ ہے کہ مصری صاحب کو الہام ہذا میں تخم۔ ذریت اور نسل کے تین لفظ تو نظر آگئے۔ لیکن اس جگہ دو دفعہ "ہی" کے حصریہ کلمہ کا استعمال نظر نہ آیا۔ جو ان کی مذکورہ بالا تاویل کے لئے سیف قاطع کا حکم رکھتا ہے۔

اس موقعہ پر مصری صاحب کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تریاق القلوب ص۹۷ کے ایک حوالہ پر بھی پڑی ہے۔ جس میں حضور نے قرآنی آیت تقلبک فی الساجدین کی ایک لطیف تفسیر یوں فرمائی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا اس وقت بھی دیکھتا تھا۔ جب وہ تخم کے طور پر راستبازوں کی پشتوں میں چلے آتے تھے۔

مصری صاحب کی اس حوالہ پر نظر جو پڑی۔ تو انہوں نے جھٹ لکھ دیا۔ کہ دیکھو تخم نسل میں بھی چلتا ہے۔ اور ہزاروں برس بعد بھی اثر دکھاتا ہے۔ پس اگر ہم تسلیم کر لیں۔ کہ حضرت اقدس کا تخم بھی اسی طرح چلتا رہے گا۔ اور آخر کار وہ مصلح موعود کی پیدائش کا موجب بن جائیگا۔ تو اس میں کونسا استبعاد عقلی و نقلی ہے۔ (شان مصلح موعود ص۲۷۲)

مگر افسوس کہ مصری صاحب ہوائے نفس کے ماتحت اس امر کو بالکل نظر انداز کر گئے ہیں۔ کہ ہر نکتہ مقامے دارد۔ اور انہوں نے زیر بحث حوالہ میں سیاق کلام کو نظر انداز کرتے ہوئے الہام میں دو دفعہ استعمال ہونے والے "ہی" کے حصریہ کلمات سے آنکھیں بند کر لیں۔ حالانکہ اگر مصلح موعود کا ظہور کسی آئندہ نسل میں ہونا مقدر تھا۔ تو خدا تعالیٰ کو ان حصریہ کلمات کے استعمال کی کیا ضرورت تھی۔ یہ مقصد تو بغیر لفظ "ہی" کے استعمال کے ہی حاصل ہو سکتا تھا۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عملی شہادت

ان معنوں کی تائید میں سیاق کلام کے علاوہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عملی شہادت بھی روشن دلیل کا کام دے رہی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ مصلح موعود والی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ کہ میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ تیری دعا کو بپایۂ قبولیت جگہ دی ہے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اب مصری صاحب بتائیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے یہ دعا مانگی تھی۔ کہ مجھ سے ہزاروں برس بعد میری اولاد در اولاد میں سے ایسا لڑکا پیدا ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر حضور نے ایسی دعا مانگی ہوتی۔ تو آپ کا طرز عمل اس کے خلاف کیوں ہوتا۔ اور کیوں آپ ساری عمر اپنی حقیقی اولاد میں ہی مصلح موعود کو تلاش کرتے۔ اور کبھی بشیر اول کو مصلح موعود گمان کرتے (ملاحظہ ہو سبز اشتہار) کبھی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام مصلح موعود کی پیشگوئی کی بناء پر بطور تفاول بشیر اور محمود رکھتے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار تکمیل تبلیغ) اور کبھی بقول مصری صاحب میاں مبارک احمد کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے۔ حضور کا یہ طرز عمل اس بات پر زبردست شاہد ہے۔ کہ حضور کی خواہش دعا کے وقت یہی تھی۔ کہ ایک عظیم الشان لڑکا جس کے لئے آپ دعا مانگ رہے ہیں۔ وہ آپ کا حقیقی بیٹا ہی ہو۔ نہ کہ ایسا لڑکا جو آپ کی آئندہ نسل در نسل میں کبھی ظاہر ہو۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی حضور کے مانگنے کے موافق آپ کو ایسا عظیم الشان بیٹا دینے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے۔ تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

اب اگر مصری صاحب دیانت کا خون کرنا نہیں چاہتے۔ اور صداقت سے انہیں ذرہ بھر بھی پیار ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ اس الٰہی شہادت کے آگے اپنا سر جھکا دیں۔ اور ناحق کوشی اور حق پوشی کا شیوہ ترک کر دیں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ چالبازیوں سے ایک دنیا دار انسان گو تھوڑے سے وقت کے لئے اپنے آپ کو خوش بھی کرے۔ لیکن انجام کار اسے کف افسوس ملنا پڑتا ہے؟

# جوبلی فنڈ کے وعدے پورے کئے جائیں

خلافت جوبلی کی تقریب اگرچہ رسمی طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر منائی جا چکی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔ جو بحیثیت احمدی ہم پر عاید ہوتی ہیں۔ بلکہ اس جوبلی کا مبارک زمانہ پانے کے بعد مزید ذمہ داریاں ہم پر عاید ہو گئی ہیں۔

دنیا میں کسی انعام یا خوشی کے حاصل ہو جانے کے بعد مومن کا کام ختم نہیں ہو جایا کرتا۔ بلکہ مزید انعامات و افضال کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ خصوصاً اس جماعت کے لئے جس کو خدا تعالیٰ نے پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے۔ بھلا اس کا کام کبھی ختم ہو سکتا ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو پورا نہ کیا جائے۔ اس امر کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی چند مرتبہ جماعت کو توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ جوبلی کے بعد ہماری ذمہ واریاں ختم نہیں ہو گئیں۔ بلکہ پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

یہ امر بہت ہی خوش کن ہے۔ اور اس پر جسقدر بھی بارگاہ الٰہی میں شکریہ کیا جائے کم ہے۔ کہ چندہ خلافت جوبلی میں باوجود اس کے کہ جماعت بہت سے دیگر چندے ادا کر رہی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ احباب نے دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ اور بیشتر حصہ جماعت نے اپنے وعدوں کے مطابق خلافت جوبلی کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ لیکن ابھی جماعت کے بعض دوستوں کے ذمہ جوبلی فنڈ کا چندہ ادا کرنا باقی ہے اور بعض نے اس چندے میں حصہ نہیں لیا اگر ایسے دوست خیال کرتے ہوں۔ کہ اب چونکہ جوبلی گذر چکی ہے۔ اپنے وعدوں کا ایفاء کرنا ضروری نہیں۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اور جب تک تمام دوست اپنے وعدوں کو پورا نہ کریں گے۔ ان سے مطالبہ ہوتا رہے گا۔

جو دوست جلسہ میں موجود تھے انہوں نے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا۔ کہ اس فنڈ سے مفید اور بابرکت کام لئے جانے والے ہیں۔ پس وہ احباب بہت ہی خوش قسمت ہیں۔ جنہوں نے خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ اور میں ان احباب اور دوستوں کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے اس چندے کے وعدے لکھوائے ہیں۔ مگر ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان العهد كان مسؤلا کے پیش نظر جلد سے جلد ادا کر کے سرخروئی حاصل کریں۔

نیز جن دوستوں نے ابھی تک اپنی کسی معذوری کی بنا پر اس چندے میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی جوبلی کا وقت گذر جانا روک کا موجب نہیں ہو سکتا۔ وہ اب بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں اور ان کو لینا چاہیئے۔

خاکسار

جوائنٹ ناظر بیت المال قادیان

## نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے موقع

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع کام میں لگانا پسند فرمائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ان کا روپیہ بعض تجارتی کاموں میں لگوانے کا مشورہ دے سکتا ہوں۔ اور بعض ایسے مواقع بتا سکتا ہوں۔ جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض دیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہو گا انشاءاللہ [illegible]

## بٹالہ میں اہلحدیثوں کا جلسہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی حسرت

چند یوم ہوئے بٹالہ میں اہل حدیثوں کا جلسہ ہوا۔ اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی ضعف دپیری کے باعث دس بارہ منٹ بیٹھ کر بے معنی سی تقریر کی۔ تقریر کے بعد اپنا ایک اشتہار ایک ایک پیسہ میں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ مگر لوگ خریدنے کی بجائے منتشر ہونے لگے۔ اور جلسہ میں بدنظمی سی پیدا ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر ایک شخص نے باواز بلند مولوی صاحب سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا پانچ سات آنوں کے لئے جلسہ میں گڑبڑ ڈال دی ہے۔

مولوی صاحب کو سخت ناگوار گزرا۔ جوش سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اشتہارات کا پلندا زمین پر دے مارا اور کہا ان کا منافع میرے لئے حرام ہے۔ مرزا محمود کو ان کے مرید بلا طلب تین لاکھ روپیہ جوبلی پر پیش کرتے ہیں مگر یہاں یہ ... ہے۔

مولوی صاحب نے جوش میں یہ کلمات کیا کہے گویا اپنی ناکامی و نامرادی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور تائید الہٰی کے متعلق اپنا سینہ کھول کر دکھا دیا۔

مولوی صاحب نے اپنے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جو عزت و توقیر اور ترقی بیان کی ہے۔ اسی نسبت سے وہ "مرزا محمود" کے آقا و مرشد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان کا اندازہ بآسانی کر سکتے ہیں۔ کاش مولوی صاحب اس منصور من اللہ انسان کے مقابل ڈینگیں مارنے کی عادت اب ہی چھوڑ دیں۔

بٹالہ کے اہل حدیثوں سے ہمارا مناظرہ بھی ہوا۔ جس میں خداوند تعالےٰ نے احمدیوں کو نمایاں فتح و نصرت دی۔ اس دن دوسرے مسلمانوں نے شہر بھر میں منادی کرائی کہ وہابی اور مرزائی ایک ہی جنس سے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی مسلمان مناظرہ میں نہ جاتے۔ مگر بکثرت خلقت آئی کاش ہمارے اہل حدیث دوست اسی واقعہ سے بھی عبرت حاصل کریں۔ اور عوام سے ڈر کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے کی عادت چھوڑ دیں۔ اور اپنے عقائد و اصول کی دلیری سے اشاعت کرنا سیکھ لیں۔

بٹالہ کے اہل حدیث اگر چاہیں تو تحقیق حق کے لئے ہم جلسوں، مناظروں اور بالمقابل تقریروں کے ذریعہ نہایت محبت و دوستی سے ان کی خدمت بجا لانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

خاکسار:۔ محمد عبد الرشید تاجر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ

## ۵ ہجرۃ مطابق ۵ مئی کو تحریک جدید کے جلسے

## خدام الاحمدیہ اور احباب جماعت توجہ فرمائیں

جیسا کہ الفضل میں پیشتر ازیں اعلان ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ ۵ ماہ ہجرۃ کو مجالس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ تمام خدام کا فرض ہے۔ کہ ان جلسوں کے لئے پوری تیاری کریں۔ اور کوشش کریں کہ جماعت کے کوئی دوست شرکت سے نہ رہ جائیں۔ احباب جماعت کو مختصر اور عام فہم رنگ میں تحریک جدید کی اہمیت سمجھائی جاتے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبات پر پوری طرح کاربند ہونے کی تلقین کی جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت بھی خدام الاحمدیہ سے تعاون فرمائیں گے۔ اور جہاں کہیں مجلس خدام الاحمدیہ ابھی قائم نہیں۔ وہاں خود جلسے کا بھی انتظام فرمائیں۔ اور خدام الاحمدیہ کے قیام کی بھی کوشش کریں۔

خاکسار:۔ خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

## گلگت میں مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی اجازت

سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ گلگت ایجنسی کی درخواست پر کہ انہیں تعمیر مسجد احمدیہ برائے گلگت کے لئے جماعت کے آسودہ حال احباب سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی جائے۔ انہیں مبلغ پانصد روپیہ تک فراہم کرنے کی مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت اجازت دی گئی ہے۔

(۱) یہ چندہ صرف آسودہ حال احباب سے فراہم کیا جائے۔

(۲) اس کا مرکزی چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔

(۳) کوئی رقم بلا رسید وصول نہ کی جائے۔

(۴) آمد و خرچ کا حساب کتاب باقاعدہ رکھا جائے۔

احباب سے امید ہے۔ کہ اس نیک کام میں شمولیت اختیار کر کے عند اللہ ماجور ہونگے۔ (ناظر بیت المال)

## قابل توجہ موصیان حصہ آمد

۳۰ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش کو انجمن کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ جن موصیوں نے ابھی تک اپنا بجٹ پورا نہ کیا ہو وہ ۳۰ ماہ شہادت تک اپنا بقایا صاف کر دیں۔ ورنہ بقایا داروں کے متعلق انجمن کا قاعدہ ہے۔ کہ جن موصول کے ذمہ چھ ماہ سے زائد بقایا ہو ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ وصیت منسوخ ہو جائے بجٹ کی کمی بیشی کی بھی جلد سے جلد اطلاع کر دیں۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

## ایک بستر کی تلاش

گذشتہ جلسہ سالانہ پر جماعت گنجیہ پور درانچی کے دوست اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ ترنتارن کے قریب کسی طرح ایک بستر مملوکہ مولوی عبد السلام صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز راچی گاڑی سے گر گیا۔ ترنتارن سے ایک شخص کو جو قصور رکا رہنے والا تھا۔ اور غیر احمدی ہونے کے باعث دارالامان نہ جا رہا تھا۔ کرایہ دے کر واپس بھیجا گیا کہ وہ بستر لا کر دوسری گاڑی سے امرتسر پہنچ جائے۔ اور وہاں کسی احمدی دوست کے سپرد کر دے۔ تاکہ وہ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ کے مکان بستر پہنچا دے۔ دوسرے دن اطلاع موصول ہوئی۔ کہ اس شخص نے وہ بستر امرتسر کے سٹیشن پر کسی صاحب عبد الغفور احمدی ساکن امرتسر کو دیا۔ لیکن بستر قادیان نہ پہنچایا گیا اور اب تک اس کے متعلق کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا جس دوست کے پاس ہو وہ چودھری صاحب موصوف کے مکان پر دارالامان پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

محتاج دعا:۔ عبد اللہ خان از ٹاٹا نگر

# وصیت نمبر ۵۵۸۸

منکہ محمد حسین ولد مہتاب الدین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مشترکہ جائیداد ہمراہ دیگر شرکاء واقع موضع سرائے امانت خاں تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر جس کے ۱/۴ حصہ کا میں واحد مالک ہوں جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی رقبہ ۸ بیگھہ از قسم نہری و چاہی اندازاً مبلغ ۲۰۰۰/- (۲) ایک عدد حویلی قیمتی اندازاً ۲۰۰/- روپیہ۔ (۳) جگہ سفید سکنی قیمتی اندازاً ۱۰۰/- روپیہ۔ مکان سکونتی قیمتی ۲۰۰/- روپیہ کل میزان قیمت جائیداد مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ ہیں سے ۶۲۵/- روپے میرے حصہ کے بنتے ہیں۔ مذکورہ بالا جائیداد پر بصورت رہن میرے حصہ کا ۶۲ روپے قرض ہے۔ مبلغ یکصد روپیہ قرض والدہ محترمہ اور مبلغ ۲۰۰/- روپے نوجہ خود کا مہر ہے۔ یہ قرض ۳۶۲/۸/- ہوتے ہیں۔ جو کہ قیمت جائیداد مذکورہ ۶۲۵/- میں سے مجرا دے کر باقی قیمت جائیداد ۲۶۳/۸/- ہوتے ہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر مذکورہ جائیداد کے حصہ کو میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ میرے متروکہ سے منہا متصور ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی دسویں حصہ کو انشاءاللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمدنی کے کم یا زیادہ ہونے کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری وفات کے بعد میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ العبد محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد محمد ابراہیم جیلنی باگم گواہ شد مختار احمد موسیٰ دارالرحمت قادیان۔







M. E. No:-315

# چنگ چی کیا ہے

جو لوگ چینی زبان سے ناآشنا ہیں۔ ان کے نزدیک چنگ چی بے معنی لفظ ہے۔ لیکن بہت سے چینی صوبجات کے باشندوں کے لئے اس کا مطلب موت اور تباہی ہے۔ اس بیماری سے ہر سال ہزاروں بچے اور جوان موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کے نتیجہ میں جس قدر اموات ہوتی ہیں۔ وہ تعداد میں ان اموات سے زیادہ ہیں۔ جو دوسری تمام متعدی بیماریوں کے نتیجہ میں مجموعی طور پر واقع ہوتی ہیں۔ چینیوں کی اکثریت چنگ چی کی ابتداء کے متعلق بالکل ناواقف ہے۔ اور اسے کئی ایک اسباب کی نتیجہ سمجھتی ہے۔ بعض لوگوں نے سمجھا کہ یہ بیماری ایل ایک مچھلی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نام "ایل چنگ" رکھا۔ ایک ضلع میں مجسٹریٹ نے بہت سے لوگوں کو اس مچھلی کو ضائع کرنے کے کام پر مامور کیا تا اس بیماری کا قلع قمع کریں بعض علاقوں میں لوگ مینڈک اور تیتری کی نسبت سے اسے ٹوڈ چنگ یا بٹر فلائی چنگ کہتے ہیں۔ بعض چینی اسے پینے کے پانی صبح سویرے اٹھنے۔ بعض پھلوں کے کھانے اور زہریلی کہر میں سانس لینے کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

چین میں اس وبا نے سخت تباہی مچائی اور ناتواں و بیکس لوگوں نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مختلف ناکام کوششیں کیں۔ بعض چینی سائنسدانوں نے حال میں یونان اور کوانگسی کے صوبجات میں چنگ چی کے متعلق مکمل تحقیقات کی۔ جس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ چنگ چی ملیریا کی ایک خطرناک قسم ہے۔ یعنی آبی ملیریا۔ انہوں نے مریضوں کو کونین استعمال کرانا شروع کی جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ چنانچہ وہ بہت سے خطرناک مریضوں کا جن پر اس بیماری نے حملہ کر رکھا تھا۔ بہت جلدی علاج کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

کونین کا استعمال اور اس کی خوراک معروف چیزیں ہیں۔ لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن کی ہدایت ہے۔ کہ ملیریا کے حملہ کی صورت میں پانچ سے سات دن تک روزانہ پندرہ سے بیس گرین خوراک استعمال کرانی چاہئے۔ لیکن اس کے حملہ سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر تمام موسم میں روزانہ ۶ گرین خوراک استعمال کرنی چاہئے۔ اپنی رپورٹ مجریہ ۱۹۳۸ء (انگریزی ایڈیشن) کے صفحہ ۱۲۲ پر اسی ملیریا کمیشن نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ کونین کا استعمال چونکہ بے ضرر ہے۔ اس لئے مستقل میڈیکل نگرانی کے بغیر ماتحت سٹاف بھی اسے استعمال کرا سکتا ہے۔ حالانکہ دوسری مرکب دوائیوں کے استعمال میں ایسی نگرانی ضروری ہوتی ہے

اب جبکہ چنگ چی کے متعلق پردہ راز اٹھ چکا ہے۔ ضروری ہے کہ چینی لوگ اس مرض کے اصل اسباب اور کونین کی افادی حیثیت سے آگاہی حاصل کریں۔ تاکہ ہزاروں جانیں ہلاکت سے بچ جائیں اور اس قدر چینی صوبجات کی کامل تباہی رک جائے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**کراچی** ۲۳ اپریل۔ یہاں سرکاری افسروں اور غیر سرکاری نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ وزارت نے مختلف قوموں کو ملازمتوں میں جتنا حصہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے متعلق اپنی اپنی تجاویز پیش ہونگی۔ وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ساٹھ اور ہندوؤں کو چالیس فیصدی ملازمتیں دی جائیں۔ اس سکیم پر دو سال کے اندر اندر عمل شروع ہو جائے گا۔ اس کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ وزیر اعظم سندھ نے ایک دفعہ پھر ضلع سکھر کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب کے آپ ان دیہات میں جائیں گے۔ جن میں پہلے دورہ کے دوران میں نہیں جا سکے تھے۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ گذشتہ ہفتہ انگریزوں کے صرف تین جہاز غرق ہوئے۔ جن کا مجموعی وزن ۲ ہزار چار سو ٹن ہے۔ لڑائی کے شروع سے اب تک جتنا نقصان ہر ہفتہ ہو رہا ہے یہ اس سے آدھا ہے۔ اس ہفتہ غیر جانبدار ملکوں کا کوئی جہاز نہیں ڈوبا۔ اور نہ ہی حفاظتی قافلہ کے ساتھ جانے والا کوئی تجارتی جہاز ڈوبا ہے۔ اس کے بالمقابل جرمنی کا کافی نقصان ہوا۔ اس کا ایک ۴½ ہزار ٹن کا جہاز سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ اور بعض اور جہاز جن کا مجموعی وزن ۹ ہزار ٹن ہے۔ برطانیہ کی دوآبدوزوں نے غرق کر دیئے۔ حفاظتی قافلہ کے ساتھ سفر کرنے والے پانچ تجارتی جہاز بھی غرق ہو گئے۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ جرمنی کے ہوائی جہاز اتحادی فوجوں کو ناروے میں اترنے سے تو نہیں روک سکے۔ مگر اب کھسیانے ہو کر برطانوی ساحل کے آس پاس سرنگیں بچھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور بغتے جہازوں پر حملے کرنے لگے ہیں۔ گذشتہ شب دریائے ٹیمز کے دہانہ پر سرنگیں بچھانے کی کوشش کی گئی۔ ایک جرمن طیارے پر سرچ لائٹ پڑی تو توپوں نے اس پر گولہ باری شروع کر دی۔ وہ گھبرا کر بھاگا۔ تو برطانوی طیاروں نے اس کا پیچھا کیا۔

**پیرس** ۲۳ اپریل۔ گذشتہ شب شہر کے چاروں طرف طیارہ شکن توپوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ مگر ہوائی حملہ کا کوئی الارم نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی شخص کے ہلاک یا زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔

**اوکاڑہ** ۲۳ اپریل۔ امریکن کپاس ۹/۴ دیسی کپاس ۷/۱۳/-

**لائلپور** ۲۳ اپریل امریکن کپاس ۹/۷/- دیسی کپاس ۷/۸/- گڑ ۳/۰/- تا ۴/۸/-

**امرتسر** ۲۳ اپریل۔ گندم ڈمبہ ۳/۲/۶ گندم اعلیٰ ۳/۸/۶ چنے ۳/۲/۶ پرانی باسمتی ۸/۴/- نئی ۷/۱۴/- جھونا ۴/-/- دیسی کپاس ۹/-/- توریا ۴/۱۱/- تل سفید ۷/۱۰/-

**جنیوا** ۲۱ اپریل۔ فرانسیسی افواج سیگفرائڈ لائن پر حملہ کرنے والی ہیں۔ اعلیٰ افسروں کا خیال ہے کہ اگر روس پرانے آلات کے ساتھ میز ہیم لائن کو توڑنے میں کامیاب ہو چکا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جدید ترین آلات سے مسلح فرانسیسی افواج سیگفرائڈ لائن کو جو بالکل میز ہیم لائن کی طرز کی ہے نہ توڑ سکیں۔ نیز ناروے میں جرمنی کی مصروفیت نے اس حملہ کے لئے موزوں موقع بھی پیدا کر دیا ہے۔

**جبرالٹر** ۲۲ اپریل۔ برطانیہ کا ایک جہاز جرمنی کے ایک تجارتی جہاز کو پکڑ کر بحیرہ اوقیانوس سے یہاں لے آیا ہے اس میں دو لاکھ ۴ ہزار پونڈ کی افیون ہے۔ یہ جہاز کسی جرمن آبدوز کی تلاش میں تھا۔ اور اس کے ذریعہ یہ افیون جرمنی بھجوانا چاہتا تھا۔

**لنڈن** ۲۲ اپریل۔ برطانوی حکومت نے طیارہ ساز کارخانوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ جرمنی کے ایک کے مقابلہ میں تین طیارے تیار کریں۔ تا تعداد کے لحاظ سے بھی برطانیہ کی فضائی قوت جرمنی سے تین گنا ہو جائے۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ ناروے میں اتحادی فوجوں کی چڑھائی زوروں پر ہے حالات جنگ سے واقفیت رکھنے والے لوگوں میں سے کسی کو یہ امید نہ تھی کہ اتحادی فوجوں کو ناروے میں اس طرح جیت پر جیت ہوگی۔ آج وزیر جنگ کے دفتر نے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں کو اگرچہ بہت مشکلات کا سامنا ہوا مگر انہیں کافی جیت ہو رہی ہے۔ اور کئی جگہ انگریزی فوجوں نے ناروی فوجوں کو مدد دینی شروع کر دی ہے لیکن دوسرے ذرائع سے جو خبریں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ناروے کے مغربی کنارے پر جرمن فوجوں کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ اوسلو پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ کرسٹم کی طرف فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ دکن سے اوسلو کو آنے والی ریلوے لائن پر انگریز حملہ کر رہے ہیں۔ ایک جرمن دستے کو سرحد کی طرف دھکیلا جا رہا ہے رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے اوسلو کے قریب جرمنوں کے دو ہوائی اڈوں پر حملے کئے جن سے کئی جگہ سخت آگ لگ گئی مکمل تیسری بار ڈنمارک میں جرمنی کے ہوائی اڈہ پر بم گرائے گئے۔ اس حملہ میں صرف ایک ہوائی جہاز واپس نہ آ سکا۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل محکمہ بحریہ کے افسروں نے جرمنوں کے اس دعویٰ کو غلط قرار دیا ہے کہ ناروے کے مغربی کنارے پر برطانیہ کا ایک برباد کرنے والا جہاز اور ایک سامان لے جانے والا جہاز تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ناروے میں جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے اب تک ۷۰ جرمن ہوائی جہاز یقیناً تباہ ہو چکے ہیں۔ اور خیال ہے کہ ۱۰۰ تک تباہ ہو گئے ہونگے۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ آج پیرس سے خبر پہنچی ہے۔ کہ فرانس کے فوجی افسروں کو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ جرمنی سویڈن پر حملہ نہ کر بیٹھے معلوم ہوا ہے کہ اس حملہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ یوگوسلاویہ میں دشمنوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی ہے۔ پچھلے ہفتہ بہت سے جرمن وہاں آ گھسے تھے۔ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم ایک میلہ پر آئے ہیں اب چونکہ میلہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے انہیں بتانا پڑے گا کہ وہ کیوں آئے۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ آج لنڈن میں ایک جگہ تقریر کرتے ہوئے ایک سابق وزیر بحریہ نے کہا کہ برطانیہ آج بھی اسی طرح سمندر کی ملکہ ہے۔ جس طرح آج سے آٹھ ماہ پہلے تھی۔ بلکہ آج اس وقت سے زیادہ اس کا سمندر پر قبضہ ہے۔ لنڈن میں ایک فہرست چھاپی گئی ہے جس میں لڑائی شروع ہونے سے لے کر اس وقت تک کے جہازوں کا نقصان اور کل جہازوں کی تعداد پیش کی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ برطانیہ کا آج سمندر پر اس سے زیادہ قبضہ ہے جتنا لڑائی شروع ہونے کا وقت تھا۔

**دہلی** ۲۳ اپریل۔ یکم مئی کے بعد نئی قسم کی چونیاں چلنی شروع ہونگی جو پرانی چونیوں کی طرح ہی ہونگی۔ شکل بھی ویسی ہی ہوگی مگر بجانے میں آواز تیز ہوگی۔ پرانی چونیاں بھی چلتی رہیں گی۔

**لنڈن** ۲۳ اپریل۔ جرمن ہوائی جہازوں نے سویڈن کی سرحد میں سویڈن کے دو جہازوں پر حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچا دیا۔

**رنگون** ۲۳ اپریل۔ یہاں برمیوں اور ہندوستانیوں میں جوف ہوا۔ اس میں پولیس ۳۰۰ آدمی گرفتار کر چکی ہے۔ اتنے دنگے کے اب تک ہو رہے ہیں۔ ۴۰ آدمی جان سے مارے گئے ہیں اور ۲۹ زخمی ہوئے۔

**دہلی** ۲۳ اپریل۔ توپخانہ کا ایک نیا دستہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں مرہٹے بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی